بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور

شرح چندہ

سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ روپے
سہ ماہی ۶ روپے
ماہوار ۲½

یوم سہ شنبہ

۲۴ جمادی الاوّل سنہ ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴ | ۱۴ امان ۱۳۲۹ ہش | ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۶۰

اخبار احمدیہ

بنی سرروڈ سندھ ۱۳ مارچ - مولوی محمد یعقوب صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کل شام ناصر آباد پہنچے - آج حضور گھوڑے پر سوار ہو کر فصلوں کے معائنہ کیلئے باہر تشریف لے گئے ہیں - کل حضور کو گلے میں ذرا زیادہ تکلیف رہی - احباب حضور کی صحت کاملہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں -

مولوی محمد یعقوب صاحب بذریعہ ڈاک اطلاع دیتے ہیں کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۸ مارچ کو ناصر آباد کے مغربی حصہ کی فصل کا معائنہ فرمایا جو دو گھنٹہ تک جاری رہا - ناصر آباد اسٹیٹ کے ذمہ وار عہدیدار بھی حضور کے ساتھ تھے - واپسی پر باغ ناصر آباد اسٹیٹ کے بجٹ اور دیگر حسابات ملاحظہ فرمانے میں مصروف رہے - حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے (۱۰/۳ ناصر آباد)

لاہور ۱۳ مارچ - مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی آج صبح سے طبیعت زیادہ خراب ہے کمزوری بہت بڑھ گئی ہے - پسینے متواتر آ رہے ہیں بات کرنا بھی مشکل معلوم ہوتا ہے - احباب نواب صاحب موصوف کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں

حکومت پاکستان کا تیسرا توفیری میزانیہ وراثت ٹیکس یکم اپریل سے عاید ہو جائیگا

قائد اعظم میموریل فنڈ میں دی جانیوالی رقمیں انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس سے مستثنیٰ ہوں گی

کراچی ۱۳ مارچ - آج پاکستانی پارلیمنٹ میں تیسرے پہر پاکستان کے وزیر خزانہ آنریبل ملک غلام محمد نے حکومت پاکستان کا تیسرا توفیری میزانیہ پیش کیا - جس میں نئے تجویز کردہ ٹیکسوں کی آمد کو شامل کر کے دس لاکھ روپے کی بچت دکھائی گئی ہے نئے ٹیکس جن اشیاء پر تجویز کئے گئے ہیں - ان کے نام یہ ہیں - شراب سگریٹ - ریشم - ریشمی کپڑے - موٹر کاریں - موٹر سائیکلیں - ان پر درآمد کا ٹیکس بڑھا دیا گیا ہے - موٹروں کے پیٹرول کی ڈیوٹی بھی ۲/- فی گیلن بڑھا دی گئی گویا اب پیٹرول ۱/۲/۱ فی گیلن کی بجائے ۱/۴/۱ فی گیلن ملا کرے گا - مٹی کے تیل کا محصول بھی ۴/- فی گیلن کے حساب سے بڑھا دیا گیا ہے - لیکن اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس اضافے کے بعد بھی ملکے کی شرح کم ہونے سے پہلے جس حساب سے تیل ملتا تھا اب اس سے ایک پیسہ فی بوتل کے حساب سے سستا ملا کرے گا - سرسوں کا تیل - پٹ سن سے بنا ہوا دھاگہ - ناریل - سے بنی ہوئی چیزیں - شیشے کا سامان دوا اور تانبے کی کٹھالیوں - المونیم - وغیرہ پر درآمد کا محصول کم کر دیا گیا ہے - تازہ مچھلی اور تازہ گوشت کو بھی بکری ٹیکس سے مستثنیٰ کر دیا گیا ہے - تاکہ عام لوگوں کے معمول کے اخراجات میں اضافے کی بجائے کمی ہو جائے

بجلی اور پکی کھالوں کے سلسلے میں اب صرف رنگنے والے کے ہاتھ بکتے وقت سیلز ٹیکس عاید ہوگا - وزیر خزانہ نے بتایا کہ انکم ٹیکس ہی کی طرح سپر ٹیکس کی اپیلیں وغیرہ سننے کیلئے بھی ایک عدالت مرافعہ کا قیام زیر غور ہے - محکموں کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ آمد کی تشخیص کرنے وقت نہایت ہمدردانہ اور منصفانہ طریق اختیار کیا جایا کرے خاص کر چھوٹے دوکانداروں کا خیال رکھا جایا کرے - اس سلسلے میں حکومت سرکاری اور غیر سرکاری ممبروں کی ایک کمیٹی بھی بٹھانا چاہتی ہے - آپ نے بتایا کہ یکم اپریل ۱۹۵۰ء سے وراثت ٹیکس عاید ہو جائے گا - کیونکہ اس کے نفاذ میں لانے سے ضروری انتظامات پر وقت لگے گا - لہٰذا اس سے سال رواں میں بیس لاکھ کی آمد ہوگی اور آئندہ سالوں میں بتدریج اضافہ ہوتا جائے گا -

اب ایک لاکھ سے کم پر کوئی ٹیکس نہ ہوگا - ایک لاکھ سے دو لاکھ تک ۵ % - دو لاکھ سے تین تک ۸ % اور اس سے زائد حد بیس لاکھ سے زائد پر ۲۵ فیصدی ٹیکس عاید ہوگا - سپر ٹیکس کی شرح بھی کم دی گئی ہے - کمپنیوں کے علاوہ باقی سرمائے پر سپر ٹیکس کی شرح پہلے ایک لاکھ ساٹھ ہزار پر زیادہ سے زیادہ ۱۰/۱۰/- تھی - اب ۱۰/۹/- کر دی گئی ہے البتہ جو رقوم قائد اعظم میموریل فنڈ میں دی جائینگی وہ سپر ٹیکس اور انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہوں گی - اس وقت کتابوں کے پیکٹوں پر ڈاک کا محصول پہلے پانچ تولے پر ایک آنہ - اور اس کے بعد ہر زائد اڑھائی تولے پر دو پیسے ہے - اب زائد اڑھائی تولوں کی شرح دو پیسوں کی بجائے ایک پیسہ کر دیا گیا ہے - نئی تجاویز پر اندازہ ہے کہ دو کروڑ خرچ ہوگا - سال کے آخر میں دس لاکھ روپے بچت ہوگی - گو یہ احساس ہے کہ سرحد یونیورسٹی کی امداد شاید یہ بچت کم ہو جائے - بحیثیت مجموعی سال کے آخر میں ۲۳ لاکھ کی بچت کی امید ہے - گو بجٹ میں ۷ لاکھ دکھائی گئی ہے - وزیر خزانہ نے بتایا کہ سال ۵۱-۱۹۵۰ء میں آمد ۱۱۳۶۴ ارب ہوگی - اور خرچ بجٹ میں ۱۱۵۵۴ ارب دکھایا گیا ہے

بجٹ کی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا - پاکستان کی مالی حالت نہایت ٹھوس اور مضبوط ہے - آمد کے ذرائع میں نمایاں اضافہ ہوا ہے - بیرونی ملکوں سے سرعت سے تجارت شروع ہو گئی ہے - ترقی کی سکیموں کے لئے بڑی رقمیں رکھی گئی ہیں - پن بجلی پیدا کرنے اور دھاتیں نکالنے کی سروے ہو چکی ہے - کپڑے کے چار کارخانے مکمل ہو چکے ہیں اور ایک مکمل ہو رہا ہے - ایک اونی کپڑے کا کارخانہ قائم ہو چکا ہے - تین مختلف مرکزوں میں قائم ہوں گے - ریلوے کا کھانڈ کا کارخانہ ۵۰ ہزار ٹن چینی پیدا کرتا ہے - پٹ سن کے کارخانے ۲/۳ قائم ہو چکے ہیں - دریائے کرنافلی پر ۵ کروڑ کے خرچ سے کاغذ کا ایک کارخانہ قائم ہوگا -

آپ نے بتایا امسال صنعتی مالی کارپوریشن نے ۵۵ لاکھ سے امدادی قرضے جاری کئے ہیں - اب ترقیات کے صنعتی کارپوریشن کا قیام عمل میں آئے گا - ترقیات کے مرکزی بورڈ کی ۱۰۵ اسکیموں پر ۱۰۲ کروڑ خرچ ہوگا - چاٹگام کی بندرگاہ پر امسال ۶۶ لاکھ خرچ کیا گیا ہے اس سال ۳ کروڑ ۳۷ لاکھ خرچ ہوگا - حمل و نقل کے ذرائع زیادہ آسان بنانے کے لئے ۱۵۰۰ ویگن صرف پٹ سن کے لئے خریدی جائیں گی - اس کے علاوہ جدید چھوٹی پٹڑی والے اور چوڑی پٹڑی والے ۱۸۱ ڈبے خریدے جائیں گے - ایسٹ بنگال ریلوے کے لئے ۲۳ چھوٹی کے اور ۳۹ چوڑی پٹڑی کے ڈیزل دیکھ؟ انجن خریدے جائیں گے

(باقی صفحہ ۸ پر)

برطانوی مصنوعات کی نمائش

لاہور ۱۳ مارچ - حکومت پاکستان نے اپنی پیداوار کا باہر تعارف کرانے کے لئے امسال بیرونی ملکوں کی بعض نمائشوں اور میلوں میں شمولیت کا فیصلہ کیا ہے چنانچہ اس کیلئے وزارت تعلیم و تجارت کو پاکستانی پیداوار اور مصنوعات کے مکمل سیٹ درکار ہیں جن کے ساتھ قیمت - درجہ اور دیگر تفصیل کوائف بھی درج ہوں - اس قسم کے کم از کم چار سیٹ درکار ہیں - ایک لنڈن کے برطانوی مصنوعات کے میلے میں پاکستانی سٹال کیلئے جو ۸ مئی سے ۱۹ مارچ تک ہوگا اور دیگر بعض دوسرے بین الاقوامی میلوں کیلئے لنڈن کے میلے والے سیٹ تو وسط مارچ میں پہنچ جانا چاہئے اور باقی مارچ کے خاتمے تک - مصنوعات کس قسم کی ہوں ان کے متعلق کس قسم کے کوائف درکار ہیں - ان سب کے متعلق تفصیلی معلومات کیلئے حکومت پاکستان کے شعبہ تجارت کو لکھئے (سرکاری اطلاع)

بجٹ ۵۱-۱۹۵۰ء

آمد = ایک ارب ۱۳ کروڑ ۴۶ لاکھ روپے
خرچ = ایک ارب ۱۵ کروڑ ۵۴ لاکھ روپے
نئے تجویز کردہ ٹیکسوں کی آمد ملا کر سال کے آخر میں دس لاکھ روپے کا منافع ہوگا

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے - ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے طبع کرا کر ۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ہماری تبلیغی جد و جہد رپورٹ بابت جنوری و فروری ۱۹۵۰ء

عرصہ زیر رپورٹ میں پاکستان و ہندوستان میں مبلغین و احباب جماعت ہائے احمدیہ کی تبلیغ کے نتیجہ میں ۲۲۴ احباب نے بیعت کی اور ۱۹۶ احباب نے براہ راست بیعت کی۔ اس عرصہ میں کل تعداد نو مبائعین ۴۲۰ ہے۔ ان احباب کے نام جن کے ذریعہ بیعتیں ہوئیں درج ذیل ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء (انچارج بیعت ربوہ)

نام تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت
عبد العزیز صاحب دیہاتی مبلغ حلقہ گھٹیالیاں	۳
سید اعجاز احمد صاحب مشرقی پاکستان	۲
مولوی محمد منشی خان صاحب دیہاتی مبلغ	
ضلع سرگودھا	۴
مولوی غلام حیدر صاحب دیہاتی مبلغ	
حلقہ علیپور دالی ضلع سیالکوٹ	۴
مولوی عبد الرحمٰن صاحب دیہاتی مبلغ	
داتہ ضلع ہزارہ	۱
مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی	
شہر لائلپور	۱
مولوی احمد علی صاحب ناصر دیہاتی مبلغ	
چک بشیر کا ضلع لائل پور	۱
مولوی احمد رشید صاحب مالابار	۲
حکیم محمد الدین صاحب مبلغ بمبئی	۱
مولوی محمد محسن خان صاحب دیہاتی مبلغ	
ضلع کٹک اڑیسہ	۲
مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ سلسلہ	
عالیہ احمدیہ کلکتہ	۱
علی محمد صاحب دیہاتی مبلغ قادیان	۱
سید احمد علی صاحب مبلغ مشرقی سندھ	۱
ماسٹر مہدی شاہ صاحب دیہاتی مبلغ	
بہلول پور ضلع لائلپور	۷
چوہدری عطاء اللہ صاحب دیہاتی مبلغ	۵
مولوی حمید احمد صاحب سنیاسی دیہاتی مبلغ	
ہنڈیوالی ضلع سرگودھا	۳
مولوی مہر الدین صاحب دیہاتی مبلغ جوڑا	
سیالاں ضلع لاہور	۱۱
حافظ ابو الوفا صاحب دیہاتی مبلغ روڈ ضلع سرگودھا	۵
مرزا حسام الدین صاحب مبلغ بستی دریام ضلع جھنگ	۱
نعمت اللہ خان صاحب دیہاتی مبلغ ربوہ	۱
مولوی مبارک احمد صاحب ناصر دیہاتی مبلغ ترگڑی	
ضلع گوجرانوالہ	۲
مولوی احمد خان صاحب نسیم و مولوی عبد الحمید	
صاحب آصف	۱۰
مولوی غلام احمد صاحب ارشد مالابار	۱۴
محمد عنایت اللہ صاحب دیہاتی مبلغ گجراتی	۱
بشیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ دہلی	۱
غلام رسول صاحب ملازم ریلوے محلہ چلیہ بیاں لاہور	۱
قاضی علی محمد صاحب مدرس گورنمنٹ ہائی سکول سیالکوٹ	۸

نام تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت
چوہدری جمال الدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید	۱
ماسٹر احمد خان صاحب چک نمبر ۳۱	۱
جمعدار فضل الرحمٰن صاحب ایس پی آر	
حیدر آباد سندھ	۲
غلام حسین صاحب چاولی احمد یہ اوورز لائلپور	۱
فضل الدین صاحب المعروف مرزا	۳
چک ۱۹ ضلع لائلپور	
عبد الحمید صاحب آصف ربوہ	۲
پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ چک	
نمبر ۵۵۹ ضلع لائل پور	۱
صوفی محمد رفیق صاحب نائب وکیل الصنعت	۳
حاجی ریحان صاحب ڈیرہ غازیخان	۳
ڈاکٹر فتح الدین صاحب سیکرٹری تبلیغ	
جماعت احمدیہ پشاور شہر	۷
عزیز حسین صاحب بھالیہ	۱
محمد شفیع صاحب نشاط آباد پریذیڈنٹ شریف	
سندھ	۲۳
محمد یعقوب صاحب قیس مینائی سیکرٹری	۱
تبلیغ کراچی	۳
غلام محی الدین صاحب چک ۲۹۲	
رام پور ضلع شیخوپورہ	۱
محمد صابر صاحب انگلش ٹیچر ڈی بی	
ہائی سکول قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ	۳
عبد المومن صاحب نار آباد اسٹیٹ	۱
شریف احمد صاحب قریشی چھاؤنی سیالکوٹ	۱
عبد اللہ صاحب سکندر زمان گنج اسٹیٹ پاکستان	۲
مولوی محمد الدین صاحب ساکن مانگ ضلع سیالکوٹ	۱
سراج دین کارکن مقامی تبلیغ ربوہ	۱
مولوی کرامت اللہ صاحب سلانوالی	
ضلع سرگودھا	۳
محمد الدین صاحب حجام ربوہ	۱
نبی بخش صاحب سابق مبلغ مقامی چک ۱۶	
تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور	۳
محمد حیات صاحب باجوہ پریذیڈنٹ	
جماعت احمدیہ چک نمبر ۱۹۱ ریاست بہاولپور	۲
چوہدری علی احمد صاحب گوندل رسول محکمہ نہر	۱
چوہدری عبد العزیز صاحب واقف زندگی ربوہ	۱
محترمہ مہراج بی بی صاحبہ والدہ چوہدری	
بشیر احمد صاحب محمد نگر لاہور	۱

نام تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت
مکرم احسان اللہ صاحب سکندر زمان گنج	
ایسٹ بنگال	۵
فتح محمد صاحب ضلع لاڑکانہ سندھ	۱
حمید احمد صاحب کلیم ایسٹ پاکستان	۱
حکیم محمد عبد العزیز صاحب کھاریاں	
ضلع گجرات	۱
علی محمد صاحب پوسٹ مین رسول نگر	
تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ	۱
قاضی عبد اللہ صاحب واہ کیمپ پارک	
نمبر ۲۵ بلاک ۲	۳
ڈاکٹر عنایت علی خان صاحب اوکاڑہ	
ضلع منٹگمری	۸
چراغ الدین صاحب دوکاندار سانگلہ ہل	۱
چوہدری شاہ دین صاحب ظفر اسٹیٹ	
ضلع تھرپارکر سندھ	۲
عبد الکریم صاحب و محمد اسمٰعیل صاحب	
باہمنیاں ضلع گوجرانوالہ	۲
چوہدری صدر الدین صاحب سیکرٹری مال	
کلاس والہ ضلع سیالکوٹ	۷

نام تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت
مولوی عبد العزیز صاحب امیر جماعت	
احمدیہ چک سکندر ضلع گجرات	۳
عبد العزیز صاحب واقف زندگی	
مدرس [illegible] ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	۳
عبد الرحمٰن خان صاحب سیکرٹری مال کوٹ	
دیال داس ضلع شیخوپورہ	۱
الیاس الدین صاحب انسپکٹر بیت المال	
ضلع جھنگ	۲
حکیم عبد الرشید صاحب انبالوی لاہور	۱
عبد الحق صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ	
کرونڈی ریاست خیرپور سندھ	۳
محمد اسمٰعیل صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ	
یادگیر جی آئی پی	۱
جناب چوہدری مظفر الدین صاحب بی اے مبلغ ڈھاکہ۔ ایم برکت اللہ صاحب آف لالہ سرائے، فقیر محمد یعقوب علی صاحب، مولوی احمد علی صاحب، محمد سلیمان صاحب آف بنکورہ	۱۸

۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کا تاریخی دن!

خلیفہ مقرر ہونے کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی پہلی تقریر

آج سے پورے چھتیس برس قبل یعنی ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو ہمارے موجودہ محبوب امام سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ و اطلع شموس طالعہ کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ مقرر فرمایا۔ جب کہ بعض عناصر کی طرف سے جماعت میں خطرناک انتشار اور فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کی گئی باوجود مومنین کے ایک کثیر گروہ نے مسجد نور میں جمع ہو کر پورے انشراح صدر کے ساتھ آپ کے ہاتھ پر بیعت خلافت کی تھی۔ لوگ چاروں طرف سے بیعت کے لئے ٹوٹے پڑتے تھے۔ اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ خدائی فرشتے دلوں کو کھینچ کھینچ کر آپ کی طرف لا رہے ہیں بیعت خلافت کے بعد آپ نے پہلی تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ میرے دل میں ایک خوف ہے۔ اور میں اپنے وجود کو بہت ہی کمزور پاتا ہوں۔ ...... میں جانتا ہوں کہ میں کمزور اور گنہگار ہوں۔ میں کس طرح دعویٰ کر سکتا ہوں۔ کہ میں دنیا کی ہدایت کر سکوں گا۔ اور حق اور راستی کو پھیلا سکوں گا۔ ہم تھوڑے ہیں۔ اور اسلام کے دشمنوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم اور غریب نوازی پر ہماری امیدیں بے انتہا ہیں۔ تم نے یہ بوجھ مجھ پر رکھا ہے۔ تو سنو! اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے میری مدد کرو۔ اور وہ یہی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ سے فضل اور توفیق چاہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا، اور فرمانبرداری میں میری اطاعت کرو۔ میں انسان ہوں۔ اور کمزور انسان۔ مجھ سے کمزوریاں ہوں گی۔ تو تم چشم پوشی کرنا۔ تم سے غلطیاں ہوں گی۔ میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر عہد کرتا ہوں کہ میں چشم پوشی اور درگزر کروں گا۔ میرا اور تمہارا متحدہ کام اس سلسلہ کی ترقی اور اس سلسلہ کی غرض و غائت کو عملی رنگ میں پیدا کرنا ہے۔ ....

اگر اطاعت اور فرمانبرداری سے کام لو گے۔ اور اس عہد کو مضبوط کرو گے۔ تو یاد رکھو۔ کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہماری دستگیری کرے گا۔"

(الفضل ۲۱ مارچ ۱۹۱۴ء)

روزنامہ ـــ الفضل ـــ لاہور
۱۴ مارچ سنہ ۱۹۵۰ء

انبیاء علیہم السلام کا طریق کار

چونکہ ابونعیم صدیقی صاحب نے مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف کا دیانتدارانہ اور تلاش حق کے لئے کبھی مطالعہ نہیں کیا، اس لئے مخالفین سے جو سنی سنائی باتیں ان کو یاد آتی رہیں اس پر لفظوں کی عمارت تیار کرتے چلے جاتے ہیں.

"مرزا صاحب کا سارا کارنامہ صرف یہ ہے کہ انہوں نے ذرا ایک بڑی "خانقاہ" ہندوستان میں فراہم کردی۔ جو عام خانقاہوں پر اگر کوئی فضیلت رکھتی ہے۔ تو صرف اتنی کہ تصوف کے عام سالکان طریق "ولایت" تک پہونچ کے قدم روک لیتے ہیں اور اسی منزل اول پر خانقاہ قائم ہوجاتی ہے۔ مگر مرزا صاحب نے ذرا اور آگے نکل کر نبوت کی منزل پر جاکر خانقاہ تعمیر کی ... اور خانقاہوں نے اس وقت جو پوزیشن اختیار کرلی ہے۔ ذرا زیادہ بے باکی کے ساتھ قادیانی خانقاہ نے وہی حیثیت اپنی بنائی ہے ـــ یعنی خدا کے نام کی مہر کے ساتھ کفر کی کل کے لئے اچھے چال چلن کے پرزے مہیا کیا۔"

ہم اس عبارت سے آگے کی عبارت نقل نہیں کرتے۔ کیونکہ اس میں مودودی صاحب کی اسلامی جماعت کی طرز نگارش کا پورا پورا مظاہرہ کیا گیا ہے۔ اب جس نے بھی مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف کا مطالعہ تلاش حق نقطہ نظر سے کیا ہوگا۔ وہ ضرور اس انکشاف کو پڑھ کر حیرت زدہ ہوگا۔ جو مودودی صاحب کے اس شاگرد رشید نے اپنی جہالت اور بے علمی کی بناء پر کیا ہے۔

دراصل بات یہ ہے کہ مودودی صاحب مذہب میں سیاست کے چور دروازے سے داخل ہوئے ہیں۔ اور جس طرح ساون کے اندھے کو ہر چیز سبز نظر آتی ہے۔ ان کو بھی قرآن کریم میں سوائے سیاسی تخیل کے اور کچھ نظر نہیں آتا۔ وہ قرآن کریم کی مقدس آیات کو اپنے سیاسی نظریات کی عینک سے دیکھتے ہیں۔ اور خواہ وہ آیات ان معانی کی متحمل ہوں یا نہ ہوں۔ ان سے ایک ٹکڑا علیحدہ کرکے لفظوں کا ایک ایسا جادو پھونکتے ہیں کہ پڑھنے والا جسکو کتاب اللہ سے براہ راست کوئی دلچسپی نہیں ہوتی سمجھتا ہے۔ کہ ہو نہ ہو قرآن کریم میں فاشزم کی ہی تعلیم دی گئی ہے۔ ان کا یہ طریق کار بعینہ اسی طرح کا ہے۔ جس طرح آجکل بعض کمیونسٹ خیال کے لوگ قرآن کریم سے کمیونزم ثابت کرنے لگتے ہیں۔ مودودی صاحب نے بھی قرآن کریم سے فاشزم ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور چونکہ اللہ تعالےٰ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ کو ایک جابر بادشاہ کے طور پر پیش کرتے ہیں جو محض ہٹلرانہ انداز سے دنیا پر حکومت کرنا چاہتا ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کی وہ اولین صفات رب العالمین الرحمٰن الرحیم کو تو نظر انداز کردیتے ہیں۔ اور صرف مالک یوم الدین کے طور پر اس کو پیش کرتے ہیں مودودی صاحب نے مغالطہ ڈالنے کے لئے آیہ ان الحکم الا للہ۔ کا یہ مطلب بیان کیا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے رسول دنیا میں بزور شمشیر حکومت الٰہیہ قائم کرنے کے لئے آتے رہیں۔ اور حکومت الٰہیہ سے ان کی مراد صرف یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے قانون کو بالجبر دنیا میں نافذ کردیا جائے۔ حالانکہ حکومت الٰہیہ کے قطعاً یہ معنے نہیں ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی حکومت کے معنے یہ ہیں کہ انسانوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی ایسے سانچے میں ڈھل جائے۔ کہ یہ دنیا جنت بن جائے۔ اور یہ جنت جبر سے الٰہی قانون نافذ کرنے سے کسی طرح نہیں بن سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام اس سے پرہیز کرتے رہے ہیں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک ایک نبی کی بھی مثال پیش نہیں کی جاسکتی جنہوں نے اسطرح صرف حکومت الٰہیہ قائم کرنے کے لئے تلوار اٹھائی ہو۔ نہیں صرف یہی نہیں۔ بلکہ آپ ایک نبی کی مثال پیش نہیں کرسکتے جس نے کسی قانوناً قائم شدہ حکومت کے خلاف تلوار یا بغاوت کی ہو۔ نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام نے ایسی حکومتوں کے قیام واستحکام میں مدد فرمائی ہے۔ جو ان کے کام کے راستہ میں حائل نہ ہوں

اگر تھوڑی سی بھی عقل ہو تو انسان سمجھ سکتا ہے۔ کہ جب ایک ایسی حکومت قائم ہو کہ جس میں ایک اللہ تعالےٰ کا بندہ اللہ تعالےٰ کا پیغام سنا سکتا ہے۔ اور اسکو کوئی چیز مانع نہ ہو۔ تو یقیناً ایسی با نظام حکومت فتنہ وفساد اور انارکی سے بہتر ہے۔ اور اس کے قیام واستحکام کے لئے کوشش کرنا عین اسلامی مقاصد کے ساتھ موافقت رکھتا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ خدا کا بندہ کفر کی مدد کرتا ہے۔ بلکہ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ وہ ایسے ماحول کو جس میں کفر کی جڑ پر کلہاڑا آسانی سے رکھا جاسکتا ہے خراب تر نہیں ہونے دینا چاہتا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا

یہ اصول ہر انسانی جد وجہد میں یکساں طور پر عمل کرتا ہے۔ ایک نبی اور عام مصلح میں یہی فرق ہوتا ہے۔ کہ ایک نبی اللہ تعالےٰ کی سکھائی ہوئی حکمت سے کام لیتا ہے۔ اور صبر واستقلال سے اپنا کام کرتا ہے۔ لیکن ایک عام مصلح جس کو خدا تعالےٰ سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ وہ بے صبر ہوجاتا ہے۔ اور نعرہ بازی شروع کردیتا ہے۔ جس کا ہمیشہ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ عامی لیڈر غلط کاری سے فتنہ وفساد برپا کردیتا ہے۔ اور اگر اس کو بظاہر کچھ کامیابی بھی ہوتی ہے۔ تو وہ دیرپا نہیں ہوتی۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے انبیاء اصلاح کا بیج دلوں میں بوتے ہیں اور وہ بیج اگتا ہے بڑھتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ ایک درخت بن جاتا ہے۔

اگر نعیم صاحب نے مسیح موعود علیہ السلام کا مطالعہ تلاش حق کے لئے کیا ہوتا تو ان کو معلوم ہوتا کہ مسیح موعود علیہ السلام نے کوئی خانقاہ جیسا کہ وہ سمجھتے ہیں نہیں بنائی بلکہ خانقاہی طریقوں کو جو عیسائیت اور ہندوازم کے اثر سے مسلمان صوفیوں نے اختیار کر لئے تھے۔ اللہ تعالےٰ کی تعلیم اور رسول اللہ کی سنت سے ملیامیٹ کردیا حقیقت یہ ہے کہ ایک طرف تو آپ نے خشک مُلّائی اور دوسری طرف رنگین صوفزم کو براہین قرآنیہ سے مٹایا اور اللہ تعالےٰ کے اس وسطی راستہ کی صاف صاف نشاندہی کی۔ جس کو اسلام میں صراط مستقیم کہا گیا ہے

نعیم صاحب کی یہ سراسر کذب طرازی ہے۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام نے "خدا کی مہر کے ساتھ کفر کی کل کے لئے اچھے چال چلن کے پرزے مہیا کئے"۔ اگر انگریزی حکومت کفر کی کل تھی۔ تو فرمایئے کہ اس کے مقابلہ میں اسلام کی کل کہاں چل رہی ہے۔ افغانستان میں یا ٹرکی میں یا مراکو میں؟ جرمنی میں امریکہ میں یا فرانس میں؟ جب تمام دنیا میں ہی کفر کی کل چل رہی ہے۔ تو ایک نبی کے لئے کیا طریق صحیح ہوسکتا تھا، یہی کہ جو کل قبول کرے۔ اس میں صحیح اسلامی پرزے ڈالتا چلا جائے۔ یہاں تک کہ ایک دن تمام کل ہی اسلامی پرزوں کے ساتھ چلنے لگے۔ اور اس طرح آخرکار تمام نظام اسلامی ہو جائے۔ جب حضرت نوح علیہ السلام کے وقت طوفان آیا تھا۔ تو آپ نے اللہ تعالےٰ کے حکم سے کشتی بنائی۔ اور اسی پانی میں تیرتے پھرے جو دوسروں کو غرق کر رہا تھا۔ آپ نے یہ نہیں کیا۔ کہ آگ جلا کر پانی کو خشک کرتے۔ یا جہاں سے پانی نکلا تھا وہاں ہاتھ رکھ دیتے اگر وہ ایسا کرتے۔ تو خود بھی نعوذ باللہ ساتھ ہی غرق ہوجاتے۔ یہودیوں نے مسیح ناصری علیہ السلام پر بھی یہی اعتراض کیا تھا۔ کہ یہ کیسا نبی ہے۔ جو محصولیوں جیسے گنہگار لوگوں کے ساتھ کھاتا پیتا ہے۔

یہ مسیح موعود علیہ السلام ہی تھے جنہوں نے ملکہ وکٹوریا جیسی متعصب عیسائی ملکہ کو لکھا کہ "تیرا خدا مردہ ہے تو ایک مردے کو پوجتی ہے" انگریزی حکومت کی وہ اس لئے تعریف نہیں کرتے تھے۔ کہ وہ کفر کی علمبردار تھی۔ بلکہ محض اس لئے کہ اس وقت ایسی با انصاف اور با نظام حکومت دنیا کے پردہ پر نہیں تھی۔ انگریز اس لئے دجال تھے کہ وہ ایک واحد یگانہ خدا کے ساتھ ایک مردہ خدا کو پوجتے تھے۔ اور اس کی خدائی منوانے کے لئے عیسائیت کا جال پھیلا رہے تھے۔ مسیح موعود علیہ السلام نے ان کی دجالیت کے جال کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیا۔ اور ان کے علم الکلام کی اسلام کی براہین قاطع سے دھجیاں اڑادیں۔ انہوں نے اپنی دجالیت کے فروغ کے لئے جو جال بچھایا اس میں ایک عظیم الشان رخنہ بھی تھا۔ اور وہ رخنہ لا اکراہ فی الدین کے اصول کی تائید کرتا تھا۔ جو اللہ تعالےٰ نے اولین اسلامی اصول قرار دیا ہے۔ کیونکہ اس نے صاف کہا ہے اللہ لا یحب الفساد۔ الفتنة اشد من القتل

یہی وہ رخنہ تھا جس سے داخل ہوکر "اسلام" دجالی تانابانا درہم برہم کرسکتا تھا۔ مسیح موعود علیہ السلام نے خدا داد فطانت سے اس رخنہ کو شناخت کرلیا۔ اور اس سے پورا پورا فائدہ اٹھایا۔ یہی وجہ ہے کہ آج جماعت احمدیہ دنیا کے تمام کناروں پر تبلیغ اسلام کر رہی ہے

(باقی صـ۸ پر)

مخالفین احمدیت کے لئے لمحۂ فکریہ

(۱)

جہاد بالسیف کے متعلق حضرت سید احمد بریلوی اور مولانا محمد اسماعیل شہید کا فتویٰ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مسلک اس فتویٰ کے عین مطابق ہے

(ازمکرم شیخ عبدالقادر صاحب لائل پور)

جہاد بالسیف کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مسلک درج ذیل ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"جاننا چاہیئے۔ کہ قرآن شریف یونہی لڑائی کے لئے حکم نہیں فرماتا۔ بلکہ صرف ان لوگوں کے ساتھ لڑنے کا حکم فرماتا ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے بندوں کو اس پر ایمان لانے اور اس کے دین میں داخل ہونے سے روکتے ہیں۔ اور اس بات سے روکتے ہیں کہ وہ خدا تعالےٰ کے حکموں پر کاربند ہوں۔ اور اسکی عبادت کریں۔ اور ان لوگوں سے لڑنے کا حکم فرماتا ہے۔ جو مسلمانوں سے بے وجہ لڑتے ہیں۔ اور مومنوں کو ان کے گھروں اور وطنوں سے نکالتے ہیں اور خلق اللہ کو جبرًا اپنے دین میں داخل کرتے ہیں۔ اور دین اسلام کو نابود کرنا چاہتے ہیں۔ اور لوگوں کو مسلمان ہونے سے روکتے ہیں .... یہ وہ لوگ ہیں۔ جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے۔ اور مومنوں پر واجب ہے۔ کہ ان سے لڑیں۔ اگر وہ باز نہ آئیں۔"

(نورالحق حصہ اول صفحہ ۴۵)

انگریزی عملداری میں جہاد بالسیف کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

"بعض نادان مجھ پر اعتراض کرتے ہیں ...... کہ یہ شخص انگریزوں کے ملک میں رہتا ہے۔ اس لئے جہاد کی مخالفت کرتا ہے۔ یہ نادان نہیں جانتے۔ کہ اگر میں جھوٹ سے اس گورنمنٹ کو خوش کرنا چاہتا۔ تو میں بار بار کیوں کہتا۔ کہ عیسیٰ بن مریم صلیب سے نجات پاکر اپنی طبعی موت سے بمقام سری نگر کشمیر مر گیا۔ اور نہ وہ خدا تھا نہ خدا کا بیٹا۔ کیا انگریز مذہبی جوش والے میرے اس فقرہ سے مجھ سے بیزار نہیں ہوں گے۔ پس سنو اے نادانو! میں اس گورنمنٹ کی کوئی خوشامد نہیں کرتا۔ بلکہ اصل بات یہ ہے۔ کہ ایسی گورنمنٹ سے جو دین اسلام اور دینی رسوم میں کوئی دست اندازی نہیں کرتی۔ اور نہ اپنے دین کو ترقی دینے کے لئے ہم پر تلوار چلاتی ہے۔ قرآن شریف کی رو سے مذہبی جنگ کرنا حرام ہے۔ کیونکہ وہ بھی کوئی مذہبی جہاد نہیں کرتی۔" (کشتی نوح حاشیہ صفحہ ۶۹)

ان حوالہ جات سے جہاد بالسیف کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مسلک بالکل واضح ہے۔ آپ کے نزدیک جہاد بالسیف ایک وقتی جہاد ہے۔ اور بعض شرائط کے ساتھ مشروط۔ اگر یہ شرائط کسی ملک میں نہ پائی جائیں۔ تو جہاد منع ہے۔ اگر یہ شرائط کسی زمانہ میں جمع ہو جائیں۔ تو آپ فرماتے ہیں۔ کہ مومنوں پر لازم و واجب ہے۔ کہ وہ فریضہ جہاد ادا کریں۔

حضرت سید احمد شہید اور مسئلہ جہاد

جہاد بالسیف کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مسلک تیرھویں صدی کے مجدد حضرت سید احمد صاحب بریلوی اور ان کے جاں باز و جاں نثار رفیق کار حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب شہید کے فتویٰ کے عین مطابق ہے۔ مولانا محمد جعفر صاحب تھانیسری حضرت سید احمد شہید کی تحریک کے حالات میں ایک مبسوط کتاب لکھتے ہیں۔ جس میں وہ رقم فرماتے ہیں:۔

(۱) "یہ بھی ایک صحیح روایت ہے۔ کہ جب حضرت سید احمد شہید سکھوں سے جہاد کرنے کو تشریف لے جاتے تھے۔ کسی شخص نے آپ سے پوچھا۔ کہ آپ اتنی دور سکھوں پر جہاد کرنے کو کیوں جاتے ہو۔ انگریز جو اس ملک پر حاکم اور دین اسلام سے منکر ہیں۔ گھر کے گھر میں ان سے جہاد کر کے ملک ہندوستان لے لو۔ یہاں لاکھوں آدمی آپ کا شریک اور مددگار ہو جاوے گا۔ کیونکہ سینکڑوں کوس سفر کر کے سکھوں کے ملک سے پار ہو کر افغانستان جانا اور وہاں برسوں رہ کر سکھوں سے لڑنا یہ ایک ایسا محال امر ہے۔ جس کو ہم لوگ نہیں کر سکتے۔ سید صاحب نے جواب دیا۔ کہ کسی کا ملک چھین کر ہم بادشاہت نہیں کرنا چاہتے۔ نہ انگریزوں کا نہ سکھوں کا ملک لینا ہمارا مقصد نہیں ہے۔ بلکہ سکھوں سے جہاد کرنے کی صرف یہی وجہ ہے۔ کہ وہ ہمارے برادران اسلام پر ظلم کرتے اور اذان وغیرہ فرائض مذہبی ادا کرنے کے مزاحم ہوتے ہیں۔ اگر سکھ اب یا ہمارے غلبہ کے بعد ان حرکات مستوجب جہاد سے باز آجائیں گے۔ تو ہم کو ان سے لڑنے کی ضرورت نہ رہے گی۔ اور سرکار انگریزی گو منکر اسلام ہے۔ مگر مسلمانوں پر کچھ ظلم اور تعدی نہیں کرتی۔ اور نہ ان کو فرائض مذہبی اور عبادت لازمی سے روکتی ہے۔ ہم ان کے ملک میں اعلانیہ وعظ کہتے اور ترویج مذہب کرتے ہیں۔ وہ کبھی مانع اور مزاحم نہیں ہوتی۔ بلکہ اگر کوئی ہم پر زیادتی کرتا ہے۔ تو اس کو سزا دینے کو تیار ہے۔ ہمارا اصل کام اشاعت توحید الٰہی اور احیاء سنن سید المرسلین ہے۔ اور ہم یہ کام بلا روک ٹوک اس ملک میں کرتے ہیں۔ پھر ہم سرکار انگریزی پر کس سبب سے جہاد کریں۔ اور خلاف اصول مذہب طرفین کا خون بلا سبب گرادیں۔ یہ جواب باصواب سن کر سائل خاموش ہو گیا۔ اور اصل غرض جہاد کی سمجھ لی۔" (سوانح احمدی مولفہ مولانا محمد جعفر صاحب تھانیسری صفحہ ۵۷)

(۲) اسی کتاب میں "صاحب مخزن" کے حوالہ سے لکھتے ہیں۔ کہ "حضرت سید احمد ہر گھڑی اور ہر ساعت جہاد اور قتال کا ارادہ کرتے رہتے تھے۔ اور سرکار انگریزی گو کافر تھی۔ مگر اسکی مسلمان رعایا کی آزادی اور سرکار انگریزی کی بے رو ریائی اور بوجہ موجودگی ان حالات کے ہماری شریعت کے شرائط سرکار انگریزی سے جہاد کرنے کو مانع تھیں۔ اس واسطے آپ کو منظور ہوا۔ کہ اقوام سکھ پنجاب پر جو نہایت ظالم اور احکامات شریعت کی خارج اور مانع تھے۔ جہاد کیا جائے۔" (سوانح احمدی صفحہ ۱۵)

(۳) اسی کتاب "سوانح احمدی" کے صفحہ ۱۱۵ پر حضرت سید احمد شہید کا ایک خط درج کیا ہے۔ جس میں مذکور ہے۔

"نہ با کسے از امرار مسلمین منازعت داریم نہ کسے از روسار مومنین مخالفت۔ با کفار لئام مقابلہ داریم نہ با مدعیان اسلام صرف با دراز موئیان جویان مقابلہ ایم۔ نہ کلمہ گویان و نہ اسلام جویان و نہ با سرکار انگریزی کہ او مسلمان رعایائے خود را برائے اداے فرائض مذہبی شان آزادی بخشیدہ است۔"

(۴) اسی کتاب کے صفحہ ۳۹ پر لکھا ہے:۔

"اس سوانح اور نیز مکتوبات منسلکہ سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ سید صاحب کا سرکار انگریزی سے جہاد کرنے کا ہرگز ارادہ نہیں تھا۔ وہ اس آزاد عملداری کو اپنی ہی عملداری سمجھتے تھے۔"

(۵) حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب شہید کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"یہ بھی صحیح روایت ہے۔ کہ اثناء قیام کلکتہ میں جب ایک روز مولانا محمد اسماعیل صاحب شہید وعظ فرما رہے تھے۔ ایک شخص نے مولانا سے یہ فتویٰ پوچھا۔ کہ سرکار انگریزی پر جہاد کرنا درست ہے یا نہیں؟ اس کے جواب میں مولانا نے فرمایا۔ کہ ایسی بے رو ریاد اور غیر متعصب سرکار پر کسی طرح بھی جہاد کرنا درست نہیں ہے۔ اس وقت پنجاب کے سکھوں کا ظلم اس حد کو پہنچ گیا ہے۔ کہ ان پر جہاد کیا جائے۔" سوانح احمدی صفحہ ۵۷)

ناظرین کرام! ان تصریحات سے ظاہر ہے کہ انگریزی عملداری میں جہاد بالسیف کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مسلک حضرت سید احمد شہید اور آپ کے رفقائے کار کے عقیدہ و عمل کے عین مطابق تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسلک پر طوفانِ بے تمیزی کھڑا کرنے والے احراری علماء غور کریں۔ کہ ان کے حملوں کی زد صلحائے امت پر تو نہیں پڑ رہی؟ یہ تو ظاہر ہے۔ یہ کردار سے بے نصیب گفتار کے غازی "فساد فی سبیل اللہ" کے سوا اور کچھ نہیں چاہتے۔ لیکن حق پرست طبقہ کے لئے تیرھویں صدی کے مجدد اور ان کی جاں نثار جماعت کے عقیدہ و عمل میں سامانِ بصیرت موجود ہے۔

(۲)

مسئلہ جہاد کے متعلق ڈاکٹر اقبال کے خیالات

مکاتیب اقبال کے چند حوالہ جات

مخالفین احمدیت کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک بڑا اعتراض یہ کیا جاتا ہے۔ کہ آپ نے "ترک جہاد" کی تعلیم دی۔ یا جہاد کے حکم کو منسوخ کر دیا۔ یہ اعتراض شروع شروع میں تو طبقہ علماء کی طرف سے اٹھایا گیا۔ بعد میں ڈاکٹر اقبال نے جو احمدیت کو "سیرت اسلام کا ٹھیٹھ نمونہ" قرار دے چکے تھے۔ "تلافی مافات" کے طور پر اس اعتراض کو خوب ہوا دی۔ "ترک جہاد" کے اس شورِ بے ہنگام میں اگر حقیقت کو تلاش کیا جائے تو وہ اس کے بالکل برعکس ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک جہاد ہر وقت اور ہر زمانہ میں جاری ہے۔ صرف جہاد کی اس نوع کے متعلق جس کو جہاد بالسیف کہتے ہیں۔ آپ نے بتایا۔ کہ ایسے جہاد کی قرآن مجید کی رو سے کچھ شرائط ہیں۔ اور وہ شرائط اس ملک میں مفقود ہیں۔ اس لئے ایسے جہاد کو حکم شریعت کے حدودِ معینہ کی رو سے ملتوی سمجھنا چاہیئے۔ اگر یہ شرائط کسی وقت پیدا ہو جائیں۔ تو آپ فرماتے ہیں۔ ایسی صورت میں وجب علی المومنین ان یحاربوھم ان لم ینتھوا۔ (نور القرآن حصہ اول صفحہ ۲۶)

مومنوں پر لازم و واجب ہے۔ کہ وہ ایسے لوگوں سے

جنگ کریں۔ یہاں تک کہ وہ ایسی حرکات مستوجب جہاد سے باز آجائیں۔

اس وضاحت کی موجودگی میں حیرت ہے۔ کہ ہمارے مخالفین حضرت اقدس علیہ السلام کی طرف منسوخیٔ جہاد کیونکر منسوب کرسکتے ہیں۔ کیا نماز طلوع و غروب آفتاب کے وقت ممنوع نہیں؟ کیا روزہ عید کے دن منع نہیں؟ اس امتناع کا فتویٰ دینے والے پر کیا آپ منسوخیٔ صوم و صلوٰۃ کا حکم لگا سکتے ہیں؟ اگر نہیں تو آپ اس شخص کو ناسخِ جہاد کیونکر قرار دے سکتے ہیں۔ جس کا مسلک ہم اوپر درج کرچکے ہیں۔

ہمارے مخالف مسئلہ جہاد پر ڈاکٹر اقبال کے چند اشعار ہمارے سامنے جھوم جھوم کر پڑھا کرتے ہیں۔ جن میں حضرت اقدس کی طرف "ترکِ جہاد" کی تعلیم منسوب کی گئی ہے۔ یہ نظم "جہاد" کے عنوان سے ضربِ کلیم میں درج ہے۔ اسے پڑھ کر میرے یہی تاثرات تھے۔ کہ ڈاکٹر اقبال ہندوستان میں انگریزوں کے خلاف جہاد بالسیف کے حامی ہیں۔ لیکن میری حیرت کی کوئی حد نہ رہی کہ اس مسئلہ میں ان کے اصلی خیالات وہی تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصانیف میں پیش کئے ہیں۔ ڈاکٹر اقبال کے مکاتیب جو کہ ان کی وفات کے بعد شائع ہوئے ہیں۔ اس دعویٰ کی تصدیق میں پیش کئے جاسکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک مکتوب درج ذیل ہے

— مکتوب اقبال —

مولوی ظفر احمد صاحب صدیقی کے نام ۱۲ دسمبر ۱۹۳۶ء کے ایک خط میں لکھتے ہیں۔ (اس خط کا عکس بھی شامل کتاب ہے)

"معترض کا یہ کہنا کہ اقبال اس دورِ ترقی میں جنگ کا حامی ہے۔ غلط ہے۔ میں جنگ کا حامی نہیں ہوں۔ نہ کوئی مسلمان شریعت کے حدودِ معینہ کے ہوتے ہوئے اس کا حامی ہوسکتا ہے۔ قرآن کی تعلیم کی رو سے جہاد یا جنگ کی صرف دو صورتیں ہیں۔ محافظانہ اور مصلحانہ پہلی صورت میں یعنی اس صورت میں جب مسلمانوں پر ظلم کیا جائے۔ اور ان کو گھروں سے نکالا جائے۔ مسلمان کو تلوار اٹھانے کی اجازت ہے۔ (نہ حکم) دوسری صورت جس میں جہاد کا حکم ہے۔ آیت ۹-۴۹ میں بیان ہوئی ہے۔ (کہ اگر مومنوں میں سے دو گروہ جنگ کریں۔ تو ان میں صلح کرادو۔ اگر ایک گروہ دوسرے سے زیادتی کرتا ہے۔ تو زیادتی کرنے والے سے جنگ کرو۔ ناقل)

ان آیات کو غور سے پڑھئے۔ تو آپ کو معلوم ہوگا کہ وہ چیز جس کو سموئیل ہور جمعیت اقوام کے اجلاس میں Collective Security کہتا ہے۔ قرآن نے اس کا اصول کس سادگی اور فصاحت سے بیان کیا ہے۔ اگر گذشتہ زمانہ کے مسلمان مدبرین اور سیاسیین قرآن پر تدبر کرتے۔ تو اسلامی دنیا میں جمعیت اقوام کے بنے ہوئے آج صدیاں گذر گئی ہوتیں۔ ......

جنگ کے مذکورہ بالا دو صورتوں کے سوائے میں کسی اور جنگ کو نہیں جانتا۔ جوع الارض کی تسکین کے لئے جنگ کرنا دین اسلام میں حرام ہے۔ علیٰ ہذا القیاس۔ دین کی اشاعت کے لئے تلوار اٹھانا بھی حرام ہے۔"

(اقبال نامہ صفحہ ۲۰۳ و صفحہ ۲۰۴)

ناظرین کرام! شرائط جہاد کی غیر موجودگی میں جس طرح ڈاکٹر اقبال جنگ کو حرام قرار دیتے ہیں۔ انہی معنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ؎

دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

یعنی چونکہ شرائطِ جہاد اس ملک میں پائی نہیں جاتیں۔ اس لئے خدا اور رسول کے فرمودہ کے مطابق دین کے لئے جنگ کرنا حرام ہے۔ کیا ہمارے مخالف ڈاکٹر اقبال پر بھی منسوخیٔ جہاد کا حکم لگائیں گے۔ اگر نہیں تو اس مسئلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسلک پر ہنگامہ آخر کیوں ہے؟

جہاد ملتوی ہوا نہ کہ منسوخ

ہمارے مخالفین حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ الزام عائد کرتے ہیں۔ کہ آپ نے جہاد منسوخ کردیا۔ حالانکہ آپ کے نزدیک سارے کا سارا قرآن واجب التعمیل ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"قرآن کریم کا ایک نکتہ یا ایک شوشہ منسوخ نہیں ہوتا۔"

عام علماء تو قرآن کریم میں ناسخ منسوخ کے قائل ہیں۔ لیکن آپ تو کسی نسخ کے قائل نہ تھے۔ پھر آپ کے متعلق یہ کہنا کہ آپ نے ایک اہم حکم قرآنی کو منسوخ کردیا ہے۔ افترا نہیں تو اور کیا ہے؟ ہاں آپ نے جہاد کے لئے "التوا" کا لفظ استعمال کیا ہے ؎

عیسیٰ مسیح کردے گا جنگوں کا التوا

چنانچہ علماء کے نزدیک مسلّم ہے۔ کہ امام کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ کسی حکم کو حالاتِ زمانہ دیکھ کر ملتوی کردے۔ ڈاکٹر اقبال کے مکاتیب میں علماء کے اس قسم کے فیصلوں کا ذکر ہے۔ بلکہ ڈاکٹر اقبال کا رجحانِ طبع تو اس طرف معلوم ہوتا ہے۔ کہ امام کسی فریضہ کو منسوخ بھی کرسکتا ہے۔ حالانکہ یہ سراسر غلط ہے۔

(۱) سید سلیمان صاحب ندوی کی طرف ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:۔

"آپ کے خط کے آخری حصہ سے ایک اور سوال میرے دل میں پیدا ہوا ہے اور وہ یہ کہ امام کو اختیار ہے کہ قرآن کی کسی مقرر کردہ حد مثلاً سزا کی حد کو ترک کردے۔ اور اس کی جگہ کوئی اور حد مقرر کردے۔"

سید سلیمان صاحب ندوی جواباً لکھتے ہیں

"ترک کردے کا لفظ صحیح نہیں ملتوی کردے۔ صحیح ہے جیسے میدان جنگ میں جب اسلامی فوج دار الحرب میں یا دار الحرب سے قریب ہو۔ حدود [illegible] ملتوی کردیئے جاتے ہیں۔ ... حضرت عمرؓ نے پہلے ایک مجلس یعنی ایک ہی نشست میں تین طلاقوں کو ایک قرار دیا جاتا تھا۔ حضرت عمرؓ نے اس کو تعزیراً تین قرار دیا۔"

(اقبال نامہ صفحہ ۱۴۹)

(۲) پھر ایک دوسرے خط میں سید سلیمان ندوی کی طرف لکھتے ہیں۔

"کل میں آپ کے پرانے خطوط پڑھ رہا تھا۔ ..... کہ ایک خط آپ نے یہ لکھا ہے۔ کہ اسلامی ریاست کے امیر کو اختیار ہے۔ کہ جب اسے معلوم ہو کہ بعض شرعی اجازتوں میں فساد کا امکان ہے۔ تو ان اجازتوں کو منسوخ کردے۔ عارضی طور پر یا مستقل طور پر بلکہ بعض فرائض کو بھی منسوخ کرسکتا ہے۔"

(اقبال نامہ صفحہ ۱۸۳)

(حاشیہ پر سید سلیمان صاحب ندوی لکھتے ہیں۔ کہ ڈاکٹر صاحب کے حافظہ نے غلطی کی ہے ملتوی کی جگہ منسوخ لکھ گئے ہیں)

(۳) مولانا مسعود عالم ندوی کے نام جو خطوط ہیں ان میں ایک جگہ لکھتے ہیں۔

"مولانا سلیمان کا وجود اس ملک میں غنیمت ہے۔ انہوں نے مجھے لکھا تھا۔ کہ ایک اسلامی ملک کے امیر کو اختیار ہے کہ اگر کسی امر میں جس کی شرع نے اجازت دی ہو فساد پیدا ہو۔ تو اس اجازت کو Revoke کردے۔ اس کی مثالیں بھی مولانا نے خلافت راشدہ کے زمانہ کی لکھی تھیں۔ اسی قول کے لئے حوالہ کی ضرورت ہے۔"

اس کے جواب میں مولانا مسعود عالم صاحب کے اس قسم کے حوالہ جات بھیجنے پر آپ لکھتے ہیں

"خدا تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ میرے مطلب کے لئے آپ نے کافی مسالہ جمع کردیا ہے۔ ...... میں نے تو صرف یہ لکھا تھا۔ کہ شرعی اجازت کو امیر منسوخ کرسکتا ہے۔ اسلام سے تو یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بعض خاص حالات میں قرآن کے تعزیری احکام میں بھی تغیر ہوسکتا ہے۔" (اقبال نامہ صفحہ ۲۶۲ تا صفحہ ۲۶۴)

اس خط و کتابت سے ظاہر ہے کہ مولانا سید سلیمان ندوی (جنہیں ڈاکٹر اقبال نے "استاد الکل" اور "ہندوستان میں جوئے شیر اسلام کے فرہاد" کے القاب سے یاد فرمایا ہے۔ اور شاگردانہ انداز سے اپنی علمی و مذہبی مشکلات میں ان سے رجوع کیا ہے) کا تو یہ عقیدہ تھا۔ کہ بعض اسلامی فرائض امام ملتوی کرسکتا ہے۔ اور ڈاکٹر اقبال اس سے ایک قدم آگے جاتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ کہ امام بعض فرائض کو منسوخ اور بعض فرائض میں تغیر و تبدل کرسکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو صرف جہاد بالسیف کے لئے التوا کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اور وہ بھی شریعت کے حدود معینہ کے رو سے۔ اور فرمایا ہے چونکہ اس جہاد کے شرائط فی زمانہ معدوم ہیں۔ اس لئے یہ جہاد ملتوی ہے۔ جب حالات پیدا ہوجاتے ہیں یہ التوا ختم ہوسکتا ہے۔ لیکن علماء کا مسلک اور ڈاکٹر اقبال کے وہ خیالات جو اوپر درج ہیں۔ اس سے بہت بڑھ کر ہیں۔ فرمائیے ان علماء نمایان اسلام کے متعلق مفتی احرار کا کیا فتویٰ ہے؟

ایک مخلص صحابی کا انتقال

یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائیگی کہ جناب ڈاکٹر عبداللہ احمدی صاحب جن کو اللہ تعالیٰ نے ۱۸۹۶ء میں احمدیت قبول کرنے کا شرف عطا فرمایا۔ افریقہ میں انتقال فرماگئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ سلسلہ کے پرانے مخلصین میں سے تھے۔ عمر کا اکثر حصہ افریقہ میں گزارا۔ اب مستقل طور پر ہجرت کرکے قادیان آگئے تھے۔ تقسیم ملک پر مجبوراً یہاں آنا پڑا۔ اپنا نام قادیان جانے کے لئے پیش کیا تھا۔ لیکن ابھی وہاں جانے کا انتظام نہ ہوسکا۔ اس لئے چند مہینوں کے لئے اپنے بچوں وغیرہ کو ملنے کے لئے افریقہ تشریف لے گئے تھے۔ اور عنقریب واپس آرہے تھے کہ وفات ہوگئی۔ آپ موصی تھے۔ احباب بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(ظہور احمد شعبہ انتخابات) ربوہ

دعائے مغفرت عزیزی ناصرہ بیگم دختر مولوی محمد ابراہیم صاحب قادیانی حال درویش قادیان تقریباً ۲ ماہ سخت بیمار رہنے کے بعد ۶ مارچ ۱۹۵۰ء کو وفات پاگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں (والدہ ناصرہ بیگم لاہور)

حضرت عبدالعزیز خانصاحب رضی اللہ عنہ

از جناب خواجہ غلام نبی صاحب سابق ایڈیٹر الفضل

طبیہ عجائب گھر قادیان کے بانی مکرم محترم حکیم عبدالعزیز صاحب ان خوش قسمت اصحاب میں سے تھے۔ جنہیں تاریخ احمدیت کے مقدس اوراق بغور و فکر کے ساتھ پڑھنے اور ان سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کا موقع خدا تعالیٰ نے عطا کیا۔ ابھی آپ کا عہد جوانی تھا اور ویسے خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ جسے مذہب سے کوئی مس نہ تھی۔ آپ نے تعلیم بھی اسی قسم کے ماحول میں پائی تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک میں بخت نے یاوری جو کی۔ تو ۱۹۰۲ء میں سیدھے قادیان آ پہنچے اس قادیان میں۔ جس کا اس زمانہ میں نام سننا بھی کوئی کوئی برداشت کرتا۔ اور وہاں جانے کا مخلصانہ خیال تو کسی بڑے ہی سعادت مند کے دل میں پیدا ہوتا۔ اور کوئی خوش قسمت ہی اسے عملی جامہ پہنا سکتا خانصاحب موصوف کے دل میں اس وقت نہ صرف یہ خیال پیدا ہوا۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے بدو شباب میں ہی انہیں اس کو عمل میں لانے کی توفیق بھی بخشی اور ایسی بخشی۔ کہ پھر آپ نے بڑھاپے تک کی زندگی کا آخری سانس بھی قادیان میں ہی لیا۔ اور مرکز ہی کے ہو رہے ؎

کھنچے گئے کچھ ایسے کہ دنیا سے سو گئے
کچھ ایسا نور دیکھا کہ اس کے ہی ہو گئے

قادیان میں سکونت پذیر ہونے پر آپ کو تعلیم الاسلام ہائی سکول میں لگایا گیا۔ اور بعد کے حالات نے ثابت کر دیا۔ کہ اس میں خدا تعالیٰ کی خاص مصلحت مضمر تھی۔ اور خاص طور پر آپ کی دستگیری منظور تھی۔ چنانچہ قدرتِ خداوندی نے ایسے اسباب پیدا کر دیئے۔ جو آپ کے لئے دین و دنیا میں حصولِ کامیابی کا موجب بن گئے ؎

جو متقی ہے اس کا خدا خود نصیر ہے

سکول میں تعلیم دینے کی خدمت نہایت ہی مقبول اور مبارک ثابت ہوئی۔ اس نے دینی اور دنیوی دونوں لحاظ سے آپ کی آئندہ زندگی کے لئے ایسی مضبوط بنیاد قائم کر دی۔ جو ساری عمر متزلزل نہ ہوئی اور اس پر آپ نہایت شاندار محل تعمیر کرنے میں کامیاب ہو گئے ؎

تیری درگہ میں نہیں رہتا کوئی بھی بے نصیب
شرط رہ پر صبر ہے۔ اور ترک نام ''اضطرار''

سکول میں اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جو صاحبزادگان والا تبار تعلیم پاتے تھے۔ ان کی ابتدائی تعلیم و تربیت میں حصہ لینے کا شرف خانصاحب موصوف کو بھی حاصل ہوا۔ تو آپ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت اور ہمکلامی کے مواقع میسر آنے کا رستہ کھل گیا۔ اور آپ نے ان سے فائدہ بھی خوب ہی اٹھایا اپنے دل دماغ کو جلا دینے۔ اپنی روح کو ہمیشہ کی زندگی سے آشنا کرنے اپنا حقیقی تعلق خدا تعالیٰ سے پیدا کرنے اور اس کے فیوض و برکات کا مورد بننے کے لئے آپ نے بہت کچھ سیکھا اور پایا۔ پھر ساری عمر خود بھی اس سے مستفید ہوتے اور اپنے دوستوں اور عزیزوں کو بھی بہت کچھ فائدہ پہنچاتے رہے

جب کبھی آپ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک کا ذکر آتا۔ تو آپ پر بے خودی سی طاری ہو جاتی۔ وفور شوق سے آنکھوں میں آنسو بھر لاتے۔ اور اس رقت و سوز سے چشم دید حالات اور آنکھوں دیکھے واقعات سناتے۔ کہ سننے والوں پر بھی عالم۔ بودگی طاری ہو جاتا۔ اور انہیں آپ کی خوش قسمتی پر رشک آنے لگتا۔

قادیان میں ایک عرصہ تک "ذکر حبیب" کے دلکش عنوان سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے حالات سنانے کا جو اہتمام رہا۔ اور بڑے شاندار جلسے ہوتے رہے۔ ان کی ابتداء آپ کے مکان سے آپ ہی کی تحریک سے ہوئی پھر جب دلچسپی لینے والوں کی تعداد بڑھ گئی۔ تو خاص باقاعدگی اور انتظام کے ماتحت سردار مصباح الدین صاحب مسجد اقصیٰ میں اجلاس منعقد کر کے ثواب حاصل کرتے رہے

(۲)

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں چونکہ روحانی بیماریوں کے علاج کے علاوہ قادیان میں جسمانی عوارض کا علاج بھی بڑے ہی شاندار پیمانہ پر ہوتا تھا۔ اور آپ خدا داد روحانی اور جسمانی علوم بڑی فیاضی اور فراخ دلی سے پھیلاتے رہے۔ اسلئے خانصاحب موصوف کے دل میں بھی آپ سے علم طب حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوا اور سکول میں پڑھانے کی مصروفیات کے باوجود آپ نے اس بارے میں اس قدر سرگرمی اور کاوش دکھائی۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ سے خاص فیض حاصل کرنے کے علاوہ یونیورسٹی سے حکیم حاذق کی سند بھی حاصل کر لی۔ اور پھر کئی سال تک دوسرے اشغال کے ساتھ ساتھ حکمت کے شغل کو بھی شوقیہ جاری رکھا حتیٰ کہ جب سکول سے پوری پنشن پر ریٹائر ہوئے تو اس کی طرف زیادہ توجہ دینے لگے۔ اور اس سے کچھ آمدنی بھی ہونے لگی۔ دورانِ ملازمت میں تو قریباً ساری تنخواہ نادر اشیاء اور خالص قیمتی ادویات کی تلاش اور فراہمی میں ہی لگا دیتے۔ بلکہ قرض لے کر بھی لگا دیتے۔ کانگڑہ اور کشمیر کے پہاڑوں میں بھی اسی مقصد کو پیش نظر رکھ کر گھومتے رہے۔ مفید اور کارآمد اشیاء بہت دور دور سے اور بہت کچھ خرچ کر کے منگواتے۔ آپ کو اعلیٰ درجہ کی اور خالص ادویات اور نادرات جمع کرنے کا بڑا شوق تھا۔ ان کے لئے بعض خاص آدمیوں سے سمجھوتہ کر رکھا تھا جو بہترین اشیاء ان کے لئے تلاش کر کے لاتے اعلیٰ اور خالص اشیاء کے مقابلہ کے لئے عموماً نقلی اور کم درجہ کی ادویات بھی رکھتے۔ فروخت کے لئے نہیں۔ بلکہ اسلئے کہ ضرورت مند اصلی اور نقلی اشیاء میں امتیاز کرنے کی اہلیت حاصل کر سکیں اور کسی جگہ دھوکہ نہ کھا جائیں۔

(۳)

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا عہد سعادت مہد۔ چونکہ اشاعت و تبلیغ کے لئے خاص سرگرمی اور پوری جدوجہد کرنے کا عہد ہے اسلئے اسکے شروع ہوتے ہی خانصاحب موصوف نے بھی حتی الامکان خدمات ادا کرنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جو کچھ سیکھا تھا۔ اس کو عمل میں لانے کے لئے تیار ہو گئے۔ چنانچہ خلافت ثانیہ کے ابتدائی سالوں میں جب کئی ایک دیہات میں دیہاتی مدارس کے قیام اور بعض جرائم پیشہ اقوام کی تربیت اور اصلاح کا اہم کام آپ کے سپرد کیا گیا۔ تو یہ دونوں کام آپ نے بڑی محنت اور عمدگی سے سرانجام دے کر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی۔ اور خدا سے اجر کے مستحق ہوئے۔ اسکے بعد پھر آپ کو تعلیم الاسلام ہائی سکول میں لگا دیا گیا۔

آپ کے دوستوں۔ عزیزوں اور شاگردوں کا حلقہ بہت وسیع تھا۔ ان کی خاص تواضع پر بہت کچھ خرچ کیا کرتے تھے۔ یوں بھی بڑے متواضع تھے۔ آپ کی دعوت چائے بہت مشہور تھی۔ اعلیٰ قسم کی چائے استعمال کرنے کے علاوہ اس میں خالص زعفران ڈالکر بہت شوخ رنگ خوش ذائقہ اور خوشبودار بناتے۔ چونکہ اپنے فراخ اور خوشنما مکان میں تنہائی کی زندگی بسر کرتے تھے۔ اسلئے ہر وقت اور خصوصاً ان اوقات میں جو ادویات کے حصول کے لئے مقرر تھے ہر ایک کے لئے آپ کا در کھلا رہتا۔ اور عموماً احباب کا جمگھٹا لگا رہتا۔ آپ کے بعض احباب جن میں سے حضرت مرزا شریف احمد صاحب پیش پیش تھے۔ تو ایسے تھے کہ اگر کسی وجہ سے وہ حسب معمول نہ آ سکتے تو ان کے لئے بے چین سے رہتے اور انہیں خود بلانے کی کوشش کرتے۔

آپ میں ایک صفت بہت ہی نمایاں تھی۔ اتنی نمایاں کہ اسے ان کی زندگی کا بہترین حاصل سمجھنا چاہیئے۔ بلکہ ان کی زندگی کا مدار کہنا چاہیئے۔ اور وہ یہ کہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام چھوٹے بڑے ارکان کی بے حد محبت اور انتہائی احترام ان کے دل میں بھرا ہوا تھا۔ جب چھوٹی عمر کا کوئی بچہ بھی ان کے ہاں آ جاتا۔ تو باغ باغ ہو جاتے اس سے کھیلتے۔ ہنستے۔ پیار کرتے اور کوئی نہ کوئی چھوٹا موٹا تحفہ ضرور پیش کرتے۔ بڑے صاحبزادگان کی تشریف آوری پر تو ان کی مسرت کی حد نہ رہتی ان کی ہر ممکن خدمت بجا لانا اور ان کے ہر ارشاد کی حتی الامکان تعمیل کرنا اپنے لئے باعث فخر اور موجب سعادت سمجھتے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کی محبت میں چُور ہیں۔ ایک طرف تو جانتے تھے ؎

کوئی رہ نزدیک تر راہِ محبت سے نہیں
طے کریں اس راہ سے سالک ہزاروں دشت خار

اور دوسری طرف سمجھتے تھے ؎

میں عاجز ہوں کچھ بھی نہیں خاک ہوں
مگر بندۂ درگہِ پاک ہوں

انہی دونوں حد بندیوں میں انہوں نے اپنی ساری عمر گزاری خود فرمایا کرتے۔ ہمیں خدا تعالیٰ اس مقدس خاندان کی خدمت گزاری کا جس قدر بھی موقع دے۔ اس کا فضل اور احسان ہے۔ ہمارا ہے ہی کیا۔ ہمارے پاس جو کچھ بھی ہے۔ اسی خاندان کے طفیل اور برکت سے ہے اور اپنی یہ حالت ہے کہ

اگر ہر بال ہو جائے سخن ور
تو پھر بھی شکر ہے امکاں سے باہر

یہ خوبی اور بھی بہت سے مخلصین میں پائی جاتی ہے۔ مگر جس خوش بختی میں سے آپ کو منفرد پایا وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے سارے محترم ارکان جس کثرت سے آپ کو اپنی نوازشات سے نوازتے۔ جس طرح آپ کو اپنی محبت اور احترام کا مورد پاتے جس آزادی سے بے تکلفی اور سادگی کے ساتھ آپ سے ملتے۔ شاید ہی کسی اور کو یہ درجہ اور یہ مقام حاصل ہو۔ مجھے تو جب بھی کوئی ایسا موقعہ دیکھنے کا اتفاق ہوتا۔ خانصاحب موصوف کی انتہائی خوش قسمتی پر بے حد رشک آنے کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اعجاز اور قوت قدسیہ کا نظارہ بھی آنکھوں کے سامنے آ جاتا۔ جو آپ کی ذریت کے اخلاق میں پائی جاتی ہے۔

دراصل خانصاحب موصوف کے غیر معمولی اخلاص

کے ساتھ بعض ظاہری اسباب بھی ایسے مل گئے تھے کہ انہیں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکات اور دعائیں حاصل کرنے کا غیر معمولی موقع میسر آ گیا۔ مثلاً آپ خاندان کے قریباً تمام چھوٹے بڑے بچوں کے اتالیق رہ چکے تھے۔ اور ان کے استاد ہونے کا فخر رکھتے تھے۔ گھر بار کی جھنجھٹوں سے آزاد تن تنہا زندگی بسر کرتے تھے۔ مکان بڑی کوشش سے ایسی جگہ تعمیر کرایا تھا جو حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت نواب محمد علیخاں صاحب رضی اللہ عنہ کے پڑوس میں تھی۔ پھر طبابت کا کام ایسا اور اس پایہ کا اختیار کیا کہ عموماً ضرورت کی چیزیں آپ ہی سے منگائی جاتیں۔ اور طب یونانی کے نسخے آپ ہی سے بنوائے جاتے۔ آپ بھی ان کے بنانے اور خالص ادویات مہیا کرنے میں اپنی ساری کوشش صرف کر دیتے۔ تاکہ مفید ہونے کے علاوہ دعائیں حاصل ہونے کا ذریعہ بھی بن سکیں۔

یہ سب باتیں مل ملا کر خانصاحب کے لئے خاص قبولیت کا موجب بن گئیں اور انہیں اس پر بڑا ناز اور فخر بھی تھا۔ میں چونکہ ان باتوں میں خاص دلچسپی لیتا۔ اسلئے مجھے بڑے اہتمام سے اس رنگ کے واقعات سناتے اور سرور میں آ کر کہا کرتے۔ خدا کا شکر ہے۔ اس نے میرے دل میں طب سے رغبت پیدا کی۔ اور پھر مجھے طبیہ عجائب گھر بنانے کی توفیق ملی۔ جس کے ذریعہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کچھ نہ کچھ خدمت کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ پھر فرماتے جی چاہتا ہے۔ کہ طبیہ گھر کو کمال تک پہنچا کر سلسلہ کا ایک نہایت مفید ادارہ بنا دوں۔ مگر آہ

آں قدح بشکست و ساقی نماند

۱۹۲۵ء میں خانصاحب تھوڑا عرصہ بیمار رہ کر فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس لحاظ سے بڑے ہی اچھے موقع پر انہوں نے سفر آخرت اختیار فرمایا۔ کہ قادیان کی مقدس بستی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں میں مقبرہ بہشتی میں دفن ہو گئے۔ ورنہ نہ معلوم ہماری طرح ان کو بھی انقلاب زمانہ کہاں سے کہاں پہنچا دیتا

یہ امر باعث مسرت ہے کہ خانصاحب مرحوم و مغفور کے صاحبزادے مبارک احمد خانصاحب جو مخلص اور زیرک نوجوان ہیں۔ ۱۹۴۷ء کے تباہ کن انقلاب میں سے گزرنے کے باوجود اپنے والد مرحوم کی مفید یادگار طبیہ عجائب گھر کو کسی نہ کسی صورت میں چلا رہے ہیں اور مجرب ادویات پیش کرنے میں کوشاں ہیں۔ خدا ان کی ہمت اور کوشش کو بابرکت بنائے۔

خانصاحب مرحوم و مغفور کا حلقہ احباب جیسا کہ میں ذکر کر آیا ہوں۔ بہت وسیع تھا۔ لیکن افسوس کہ حالات کی بے یقینی نے کسی کو سوائے حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے صاحبزادے ... ان کا ذکر ... [illegible]

درخواست ہائے دعا

(۱) "میری اہلیہ مبارکہ بیگم طاہرہ ایک چھوٹی دیوار سے گرنے کی وجہ سے علیل ہے۔ دائیں بازو کی کہنی پر سخت ضرب آنے کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔ اور کام کرنے سے معذور۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔" آمین
طالب دعا۔ شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی (اٹلس ڈیلر)

۲۔ خاکسار نہایت ادب سے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ و تمام خاندان نبوت۔ بزرگان و صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ درویشان قادیان و جملہ احباب جماعت احمدیہ کی خدمت میں ملتمس ہے۔ کہ برادرم خاکسار کے لڑکے سید بشیر احمد کی کامیابی امتحان F. S. C کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز کو امسال کامیاب فرمائے آمین
(خاکسار حمید زمان شاہ امیر جماعت احمدیہ شہر جہلم)

(۳) میری لڑکی عزیزہ مسعودہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ تین ہفتہ سے بیمار ہے۔ ڈاکٹری تشخیص کے مطابق اسے پلیورسی ہے۔ خاندان نبوت، صحابہ کرام و احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ عزیزہ کی جلد صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ مشکور ہوں گا۔
محمد شفیع احمدی چیفس کالج لاہور ۱۰-۳-۵۰

۴۔ میرے والد صاحب چوہدری محمد اشرف صاحب لمبے عرصہ سے ایک سرکاری مقدمہ میں مبتلا ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان کی جلد از جلد باعزت بریت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں نیز میری والدہ صاحبہ جوڑوں کے درد سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی درد دل سے دعا فرمائیں۔
(خاکسار ناصر احمد ارشد متعلم مدرسہ احمدیہ احمد نگر)

۵۔ خاکساران طلبہ مدرسہ احمدیہ جماعت چہارم سالانہ امتحان امسال ماہ اپریل میں دے رہے ہیں۔ تمام احباب اور خاص کر بزرگان سلسلہ احمدیہ سے درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے۔ اور ہمیں اپنے مقصد کامیاب کرے۔ (خاکساران طلباء مدرسہ احمدیہ جماعت چہارم احمد نگر نزد ربوہ)

۶۔ عاجزہ کی والدہ صاحبہ نے لالہ موسیٰ میں جے وی کا امتحان دینا ہے۔ تمام احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ میری بیماری والدہ صاحبہ کے لئے دعا فرمائیں اور عاجزہ کی آنکھیں عرصہ چھ سال سے خراب ہیں احباب میرے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری مشکلات آسان کرے۔ آمین (بقلم خود خدیجہ ناصرہ بیگم ناصرات ۱۷ دختر ملک محمد اشرف خان کنجاہ ضلع گجرات)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۱/۳ مارچ کو درمیانی شب خاکسار کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس کے صحت و درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔
(ملک سعادت احمد منیجر ریڈیو الیکٹرک ہاؤس صدر روڈ پشاور)

۲۔ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو تیسری لڑکی بروز جمعہ صبح ۴ بجے مورخہ ۳/۵۰ کو عطا فرمائی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولود بچی کو والدین کے لئے قرۃ العین بنا دے اور احمدیت و اسلام کے لئے اس کا وجود خیر و برکت کا موجب ہو۔ آمین
خاکسار محمد شریف ہیڈ ایڈیٹر ٹیلیفون دفتر گوجرہ ضلع لائلپور

پتہ مطلوب ہے

"نور احمد صاحب ولد رمضان صاحب ساکن بیرسیاں ڈاکخانہ راہوں ضلع جالندھر جن کا نمبر وصیت ۹۷۳۱ ہے کے موجودہ ایڈریس کا اگر کسی دوست کو علم ہو۔ تو وہ دفتر ہذا کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔
(عبد العزیز سیکرٹری دفتر وصیت۔ ربوہ)

جلسہ جماعت احمدیہ موضع رلیو کے ضلع سیالکوٹ

جماعت احمدیہ موضع رلیو کے ضلع سیالکوٹ کا جلسہ بتاریخ ۱۹ مارچ ۱۹۵۰ء بروز اتوار ۹ بجے صبح تا ۴ بجے ہوگا۔ جس میں جماعت احمدیہ کے مقتدر علماء اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں گے۔ جلسہ میں شامل ہونے والے احباب اپنے معلومات میں قیمتی اضافہ حاصل کر سکیں گے۔ اس لئے احیاء اسلام سے دلچسپی رکھنے والے سب احباب کو جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی جاتی ہے۔ نیز غیر احمدی احباب سلسلہ سے واقفیت حاصل کرنے والے احباب کو ساتھ لانے کی کوشش فرمائیں۔
(محمد ابراہیم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ رلیو کے ڈاکخانہ بدو ملہی۔ ضلع سیالکوٹ)

اظہار تشکر

برادر محترم الحاج چوہدری غلام حسین صاحب پی۔ ای۔ ایس ریٹائرڈ آف جھنگ کی وفات پر جماعت کے اکثر حصہ نے میرے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے اس قدر تاریں اور چٹھیاں بھیجی ہیں۔ کہ میں ان کا فرداً فرداً جواب نہیں دے سکتا۔ میں ان تمام احباب کا تہ دل سے مشکور ہوں۔ کہ انہوں نے اسلامی اخوت اور محبت کا ثبوت دیا۔ اور میرے مجروح دل کو قیمتی نصائح سے تسلی دینے کی کوشش کی۔ ان تمام بھائیوں سے میری درخواست ہے۔ کہ برادرم مرحوم کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں نیز دعا فرمائیں کہ خلا جو مکرمی بھائی صاحب کی وفات سے پیدا ہوا ہے۔ اسے مولا کریم اپنی رحمت سے پُر کر دے"
(خاکسار محمد حسین ہیڈ کلرک انسپکٹر مدارس ملتان ڈویژن)

بقیہ لیڈر

وہ اس رخنہ سے پورا پورا فائدہ اٹھا رہی ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں ہر وہ جماعت جو اس بصیرت سے کھڑی نہیں ہوتی۔ مغربی دجالیت کے پہاڑ سے ٹکرا ٹکرا کر آخر پاش پاش ہو جاتی ہے۔ مودودی صاحب کی جماعت کا بھی یہی حشر ہوتا ہے۔ وہ طوفان کو ناقہ رکھ کر بند کرنا چاہتی ہے۔ جو ناممکن ہے۔ اس لئے اس کا ڈوب جانا یقینی ہے۔ اس طوفان سے صرف وہی بچ کر نکلیں گے۔ جو نوح وقت کی کشتی پر سوار ہوں گے۔

مسیح موعود علیہ السلام جری اللہ فی حلل الانبیاء اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑے ہوئے ہیں۔ وہ اس طریق سے کام کرتے ہیں۔ جس طریق سے پچھلے زمانہ میں انبیاء علیہم السلام نے کام کیا وہ ائمہ کفر کے باغیانہ و جابرانہ طریق استعمال نہیں کر سکتے تھے۔ یہ خود ساختہ مجتہدوں کو ہی زیب دیتا ہے۔ کہ آئمہ کفر کے طریق اختیار کریں۔ مسیح موعود علیہ السلام رب العالمین الرحمٰن الرحیم کے فرستادہ ہیں۔ فتنہ و فساد کے طاغوتوں سے الہام نہیں لیتے۔ جبر و اکراہ۔ بغاوت۔ فتنہ و فساد صرف اشتراکیت۔ فاشزم وغیرہ طاغوتی تحریکوں کا ہی طرۂ امتیاز ہے۔ رب العالمین کی تحریک تمام عالموں کے لئے رحمت کا پیغام لاتی ہے۔ اس کا منتہائے مقصود تلوار کی نوک سے حکومت الٰہیہ قائم کرنا نہیں ہے۔ بلکہ جس طرح نمی آہستہ آہستہ سوکھے ہوئے درخت کی جڑ میں سرایت کر کے اس کو ہرا بھرا کر دیتی اسی طرح وہ مردہ انسانیت کو از سر نو زندہ کر دیتی ہے۔ وہ نظام کفر میں کفر سے تعاون نہیں کرتی۔ بلکہ نظام کفر میں اس طرح داخل ہوتی ہے۔ جس طرح بیمار کے جسم کو ٹیکہ لگایا جاتا ہے۔ وہ کفر کے جراثیم سے ان کے میدان میں گھس کر جنگ کرتی ہے۔ ایک عطائی کی نگاہ دھوکہ کھا کر سمجھتی ہے۔ کہ کفر سے تعاون ہو رہا ہے۔ لیکن طبیب ہی جانتا ہے۔ کہ حقیقت کیا ہے (باقی)

مشرق وسطیٰ کے امریکی سفیروں کی کانفرنس

قاہرہ ۱۲ مارچ۔ مشرق وسطیٰ کے ممالک میں متعین امریکی مدبروں اور امریکی محکمہ ہائے خارجہ۔ خزانہ لیبر اور کامرس کے نمائندوں کی جو کانفرنس قاہرہ میں جاری تھی وہ آج ختم ہو گئی۔ جس میں اس مسئلہ کا جائزہ لیا گیا۔ کہ مشرق وسطیٰ کے علاقہ میں امن و فارغ البالی کے لئے امریکہ کیا امداد مہیا کر سکتا ہے۔ صدر امریکہ نے پسماندہ ممالک کی امداد کے لئے جو چار نقاطی پروگرام پیش کر رکھا ہے۔ اس پر بھی غور کیا گیا۔

بقیہ صفحہ اول

کراچی۔ چاٹگام۔ ڈھاکہ اور لاہور میں ٹیلیفون وغیرہ پر بڑی رقم خرچ ہوں گی۔ اسی طرح قومی تعمیر کے کاموں پر فراخدلی سے خرچ کیا جائے گا۔ سائنس۔ ہوابازی وغیرہ پر ۶۶ لاکھ ٹریننگ کے امداد کے طور پر ۳½ لاکھ روپیہ۔ سمندر پار ٹریننگ حاصل کرنے والے طلباء کے لئے ۲ لاکھ رکھا گیا ہے۔ جس سے ۷ طلبا تعلیم حاصل کر رہے ہیں قبائلی علاقوں میں تعلیمی توسیع پر ۳ لاکھ روپے۔ پٹ سن گھریلو دستکاریوں اور تپ دق کے سنٹروں وغیرہ پر کافی رقم خرچ کی جائے گی۔ صرف گھریلو دستکاریوں پر پانچ لاکھ اور کراچی میں اپاہجوں کی امداد پر دو لاکھ خرچ کیا جائے گا۔ عوام کے رہائشی مکانوں پر اس سال ۲ کروڑ ۶۲ لاکھ خرچ کیا گیا ہے۔ آئندہ سال ۳ کروڑ سے زائد رقم خرچ ہو گی۔ گولی مار کے علاقہ میں ایک ہزار ایکڑ زمین ۷۹ لاکھ روپیہ خرچ کر کے ۲۵ ہزار بے گھروں کے لئے سہارے کے قابل بنائی جائے گی آخر میں آپ کشمیر اور دیگر غیر مخدوش حالات کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ دفاع پر اس سے زیادہ رقم خرچ کی جا رہی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بھارت نے نہایت نامناسب روش اختیار کی ہے۔ آپ نے بھارت کے اکابر حکومت اور سمجھدار لوگوں سے اپیل کی۔ کہ وہ اشتعال کے راستے چھوڑ کر پُر امن طریقوں پر چلیں۔

کوئٹہ ۱۳ مارچ۔ آج اعلیٰ حضرت شاہ ایران نے صبح کوئٹہ سٹاف کالج کا معائنہ فرمایا۔ اس کے بعد اعلیٰ حضرت کوئٹہ سے سکھر تشریف لے گئے۔

بمبئی ۱۳ مارچ۔ بمبئی کے علاقہ درگا دیوی میں کل فرقہ وار فساد پھوٹ پڑا ۲ افراد ہلاک اور ۹ زخمی ہوئے۔

مصری روئی کی فروخت

قاہرہ ۱۳ مارچ۔ مصری حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ عالمی بازار میں مصری روئی کے پروپیگنڈا کے لئے ایک وزارتی کمیٹی بنائی جائے گی۔ ساتھ ہی ساتھ حکومت نے مصری روئی کے غیر ملکی مصنوعات سے تبادلہ کا بھی ایک نقشہ تیار کیا ہے (داسٹار)

"ٹروکیولنٹ" اس ہفتہ نکالی جائیگی

لنڈن ۱۳ مارچ۔ برطانوی آبدوز "ٹروکیولنٹ" کو جو ۱۲ جنوری کو ایک سویڈش ٹینکر بردار سے ٹکرا کر ٹیمز میں ڈوب گئی تھی۔ اس ہفتہ نکالنے کی کوشش کی جائے گی۔ جوار کے وقت آبدوز کو اوپر اٹھایا جائے گا۔ کشتی دو امدادی جہازوں کے ذریعہ کنارے لگے گی۔ ان جہازوں کو کنٹرول کمیشن نے مستعار دیا ہے (داسٹار)

مغربی بنگال کے لوگ مبالغہ آمیز افواہوں پر یقین کر لیتے ہیں

اسکی وجہ معاشی بے چینی ہے (لنڈن ٹائمز)

لندن (ریڈیو) پنڈت جواہر لال نہرو کے دورہ بنگال پر تبصرہ کرتے ہوئے "لنڈن ٹائمز" نے لکھا ہے کہ پنڈت نہرو کا دانشمندانہ سیاسی وجدان انہیں مغربی بنگال لے گیا ہے۔ جہاں وہ اس فرقہ وارانہ اشتعال کی گرمی کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش میں ہیں۔ جس نے ہندوستان اور پاکستان کے درمیان اختلاف کو ہوا دی تھی۔ مغربی بنگال میں پاکستان کے خلاف سب سے بڑی شکایت یہ ہے کہ اس نے پٹ سن کے کارخانوں کو خام مال سے محروم کر دیا۔ اس سے کلکتہ کے تاجر حلقوں پر بڑی کاری ضرب لگی ہے۔ موجودہ ہندو مسلم کشیدگی کا خطرناک پس منظر یہ ہے کہ مغربی بنگال میں معاشی بے چینی بہت ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ مشرقی بنگال کے ہندوؤں کے بارے میں کتنی ہی مبالغہ آمیز افواہ کیوں نہ ہو۔ مغربی بنگال کے لوگ اس پر یقین کر لیتے ہیں۔ لیڈر عامہ بہت گہرے انداز میں بدل چکی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب پنڈت نہرو وہاں گئے تو منظم مظاہروں میں مطالبہ کیا گیا کہ پاکستانی ہندوؤں کی حفاظت کے لئے مسلح مداخلت کی جائے۔

ٹائمز نے ان لوگوں کا ذکر بھی کیا جو پنڈت نہرو پر الزام دیتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کو کچھ زیادہ دلاکر راضی کرنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔ لیکن ٹائمز نے اس رائے کا اظہار بھی کیا ہے کہ پنڈت نہرو کا ذاتی وقار بدستور قائم رہا ہے آگے چل کر ٹائمز رقمطراز ہے کہ ڈاکٹر سینیا رام اور ڈپٹی ہائی کمشنر حال ہی میں مشرقی بنگال کا دورہ کر کے آئے ہیں۔ اگر ان سے ملاقات کے بعد پنڈت نہرو بنگالی عوام کو یہ بتانے کے قابل ہوں کہ حقیقت میں ہندو محفوظ ہیں تو ان کی بات مان لی جائے گی ان کے دورے کا مقصد یہ ہے کہ انتہا پسند ہندوؤں کو مجبور کیا جائے کہ وہ کسی صورت میں قانون اپنے ہاتھ میں نہ لیں۔ اگر پنڈت نہرو اس میں کامیاب ہوئے تو ہندوستان اور پاکستان کے درمیان تعلقات پر اس کا گہرا اثر پڑے گا۔

آخر میں ٹائمز نے رائے دی ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کے موجودہ اختلافات تلخی کی وجہ نہیں بلکہ صرف ظاہری نشان ہیں۔ اس لئے دونوں حکومتوں کو باہمی مراسم میں سمجھوتے اور ایک دوسرے کو سمجھنے کے جذبے کے ساتھ کام کرنا چاہیئے

بی بی سی کے پروگرام پاکستانیوں کیلئے

منگل۔ ۱۴ مارچ

وقت	پروگرام
۵۔۷ بجے شام	خبریں اور ان پر تبصرہ
۰۰۔۸ بجے شام	آج کا کھیل
	جاپان جیتنے والی جنگ (فنٹوادل)

بدھ۔ ۱۵ مارچ

وقت	پروگرام
۵۔۷ بجے شام	خبریں اور ان پر تبصرہ

جمعرات۔ ۱۶ مارچ

وقت	پروگرام
۵۔۷ بجے شام	خبریں اور ان پر تبصرہ
۰۰۔۸ ″ ″	بہنوں کی خدمت میں (خواتین کے لئے پروگرام)
۱۵۔۸ ″ ″	سننے کی باتیں (سوال و جواب) (ب و س)

کوئٹہ میں شاہ ایران کا پرتپاک خیرمقدم

سرحدی پٹھانوں کا مستقبل شاندار ہے

کوئٹہ ۱۲ مارچ۔ آج اعلیٰ حضرت شہنشاہ ایران تیسرے پہر رسالپور سے کوئٹہ پہنچ گئے۔ موسم خراب ہونے کے باوجود ہوائی مستقر پر ہزارہا اشخاص موجود تھے شاہ ایران کے ہوائی جہاز سے باہر آنے پر لوگوں نے شاہ ایران زندہ باد کے نعرے لگائے سب سے پہلے ایران کے سفیر متعینہ پاکستان مسٹر علی نصر نے ان کا استقبال کیا۔ انہوں نے شاہ ایران کا تعارف بلوچستان میں گورنر جنرل کے ایجنٹ جنرل میاں امین الدین سے کرایا۔ اسکے بعد قاضی محمد عیسیٰ میجر جنرل اکبر خان، خان آف قلات اور جام صاحب لاس بیلہ سے شاہ ایران کا تعارف کرایا گیا۔

ہوائی مستقر سے شاہ ایران میاں امین الدین کی معیت میں ریذیڈنسی تشریف لے گئے۔ یہ سولہ میل لمبا راستہ انتہائی طور پر سجایا گیا تھا۔ سڑک کے دونوں طرف لوگ کافی تعداد میں موجود تھے۔ جب شاہ ایران کی کار ان کے آگے سے گزری تو انہوں نے "ایران زندہ باد" اور "شاہ ایران زندہ باد" کے نعرے لگائے

رسالپور میں ہوائی مظاہرہ

کوئٹہ آنے سے قبل شاہ ایران نے رسالپور میں ایک عظیم الشان ہوائی مظاہرہ دیکھا۔ شاہ ایران کے اعزاز میں پاکستان میں جو مختلف مظاہرے کئے گئے یہ مظاہرہ ان سلسلہ میں آخری تھا۔

گارڈ آف آنر

رسالپور سے کوئٹہ روانہ ہونے سے قبل رسالپور کے ہوائی مستقر پر شاہ ایران کی خدمت میں رسالپور پاکستان ہوائی فوج کے کالج کے کیڈٹوں نے گارڈ آف آنر پیش کیا۔